بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۲ کراچی ۲
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا خطبہ نمبر ۳۵
روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱؎

۷ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۵ نبوت ۱۳۳۲ ہش - ۱۵ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۰

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ گلے میں خرابی اور کھانسی کی شکایت ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

روس مغربی طاقتوں میں نفاق پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے

مولوٹوف کے بیان پر امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان کا تبصرہ

واشنگٹن ۱۴ نومبر۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کے حالیہ بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا۔ روس کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ مختلف اہم بین الاقوامی مسائل کے حل کرنے کے لئے اس نے پہلے جو شرائط پیش کی تھیں۔ مولوٹوف نے انہی کا اعادہ کیا ہے۔ اور وہ شرائط ایسی ہیں۔ جنہیں مغربی طاقتیں کسی صورت میں بھی منظور نہیں کر سکتیں۔

ترجمان نے کہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ روس مغربی طاقتوں میں نفاق پیدا کرنے کی ایک عرصہ سے جو کوشش کر رہا ہے۔ وہ اب بھی اس پر قائم ہے۔ اور ہم اس پالیسی کو ہر صورت ناکام بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس سندھ مسلم لیگ کو توڑ دینے کے سوال پر غور

مسٹر کھوڑو کو اس مسئلہ کے متعلق اظہار خیال کرنے کی دعوت

کراچی ۱۴ نومبر۔ آج صبح پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض جناب محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے سرانجام دیئے۔ مجلس عاملہ نے آج اپنے اجلاس میں سندھ کی صوبائی مسلم لیگ کو توڑ دینے کے سوال پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس عاملہ نے مسٹر ایم اے کھوڑو کو دعوت دی ہے کہ وہ صوبائی لیگ کو توڑ دینے کے سوال پر اپنی رائے کا اظہار کریں۔ تاکہ مجلس عاملہ فیصلہ کرتے وقت اسے مدنظر رکھ سکے۔ کل صبح مجلس عاملہ کا اجلاس پھر منعقد ہوگا۔

اوکاڑا ۱۴ نومبر آج اوکاڑہ کے عوام نے ریڈ کراس سوسائٹی کی مدد کے لئے ۲۲ ہزار روپے کی تھیلی بیگم ملک فیروز خاں نون کی خدمت میں پیش کی۔

آئندہ سال فلسطینی مہاجرین کو ۲ کروڑ ۸۴ لاکھ ڈالر بطور امداد دیئے جانے کا فیصلہ

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے چار طاقتی قرارداد منظور کر لی

نیویارک ۱۴ نومبر۔ اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی نے کل فلسطین کے عرب مہاجرین کے متعلق چار طاقتی قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد کی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کی طرف سے فلسطینی مہاجرین کی امداد کا سلسلہ جاری رہے۔ اور آئندہ سال کے لئے جو امدادی رقوم مخصوص کی جائیں۔ وہ کم از کم دو کروڑ ۸۴ لاکھ ڈالر کے لگ بھگ ہوں۔ یہ قرارداد فرانس۔ ترکی۔ برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ اس کے حق میں ۴۷ ووٹ آئے کسی ملک نے اس کے خلاف ووٹ نہیں دیا البتہ روسی بلاک کے پانچوں ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ قرارداد منظور ہونے سے وہ بحث اختتام پذیر ہوگئی۔ جو گزشتہ کئی روز سے سیاسی کمیٹی میں فلسطینی مہاجرین کے مسئلہ پر ہو رہی تھی۔ اور جس میں مصر نے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ جب تک اسرائیل اقوام متحدہ کے تمام فیصلوں کو عملی جامہ نہ پہنائے اس وقت تک امریکہ اسرائیل کو امداد دینے سے محترز رہے۔

اقوام متحدہ کے حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ برطانیہ امریکہ اور فرانس آئندہ ہفتے سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کر رہے ہیں۔ جس میں قبیہ نامی گاؤں پر یہودی حملے کی مذمت کی جائے گی۔ ان مدبرین کا جو تین بڑوں کی پالیسی سے پوری طرح باخبر ہیں کہنا ہے۔ کہ مذکورہ قرارداد میں یہ مطالبہ بھی کیا جائے گا کہ صلح کی نگرانی کرنے والے عملے میں مزید فوجی مبصرین شامل کر کے نگران ٹیم کو اور زیادہ مضبوط بنایا جائے۔ اور صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ سے تین ماہ کے بعد صورت حال کے بارے میں ایک اور رپورٹ طلب کی جائے۔ قرارداد غالباً اس وقت تک سلامتی کونسل میں پیش نہیں کی جائیگی۔ جب تک کہ اردن کا نمائندہ اس واقعہ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار نہ کردے۔ خیال ہے۔ کہ وہ اگلے ہفتہ کے آغاز میں اپنے ملک کا نقطۂ نگاہ واضح کر سکے گا۔

پارلیمنٹ کو دس سال تک دستور میں ترمیم و تنسیخ کا اختیار دیا جائے (غضنفر علی خاں)

لاہور ۱۴ نومبر۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں نے پچھلے دنوں ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ "دستور ساز اسمبلی کو آئندہ دس سال کے لئے پاکستان کی آئندہ وفاقی مجلس قانون ساز کو یہ اختیار دینا چاہیئے کہ نئے آئین کی جو دفعہ قابل عمل ثابت نہ ہو۔ اسے منسوخ کیا جا سکے۔" آپ نے کہا "نئی پارلیمنٹ جولائی ۱۹۵۵ء تک معرض وجود میں آجانی چاہیئے۔ اور حکومت کو اس بات کا ذمہ لینا چاہیئے۔ کہ انتخابات آزادانہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں گے۔" راجہ غضنفر علی خاں نے پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر محمد علی اور پنڈت نہرو کی گزشتہ ملاقات کے بعد ہندوستان میں فضا بہت خوشگوار ہو گئی ہے۔ ہر ایک سمجھدار ہندوستانی کی یہ خواہش ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے نزاعی مسائل باہمی بات چیت سے طے کئے جائیں۔

مدراسی ہندی کے شدید مخالف ہیں

ناگپور ۱۴ نومبر۔ کل یہاں مدراس کے گورنر سری پرکاسا نے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ مدراس کے لوگ ہندی اور دیوناگری رسم الخط کے خلاف ہیں۔ حتیٰ کہ ہندی کے اشتہارات دیواروں پر سے پھاڑ دیئے جاتے ہیں۔ یا انہیں بگاڑ دیا جاتا ہے۔ گورنر مدراس نے لوگوں کو نصیحت کی۔ کہ وہ ہندی کو دوسروں پر زبردستی نہ ٹھونسیں بلکہ محبت کے ساتھ لوگوں کے دل بدلنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے حاضرین کو جب یہ بتایا۔ کہ مدراس میں لوگ ہندی صرف اس وقت بولتے ہیں۔ جب انہیں کسی کو گالی دینی ہو۔ یا برے الفاظ سے یاد کرنا ہو۔ تو لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

چرچل کا نوبل پرائز مسز چرچل وصول کریں گی

لندن ۱۳ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حال ہی میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کو ادبیات کے سلسلہ میں جو نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ ان کی اہلیہ محترمہ اس سلسلے میں اپنے خاوند کی بجائے نوبل پرائز وصول کرنے کے لئے اسٹاک ہالم جائیں گی۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ لاہور کے ایک روزنامہ نے۔ سکے کا نیا عشری نظام قائم کرنے کے متعلق عوام سے رائے دریافت کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں ۹۳ فی صدی جواب عشری نظام رائج کرنے کے حق میں موصول ہوئے ہیں

برما سے چینی فوجوں کے انخلاء کا کام پھر شروع ہوگیا

بنکاک ۱۴ نومبر۔ برما سے چینی نیشنلسٹ فوجوں کے انخلا کا کام کل اچانک پھر شروع ہوگیا۔ حالانکہ فوجیں نکالنے کا کام باہمی مذاکرات میں تعطل واقع ہو جانے کے باعث گزشتہ پانچ روز سے بند پڑا تھا۔ اور اس بات کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ کہ اقوام متحدہ مداخلت سے کام لیکر کوئی سخت اقدام عمل میں لائے۔

روس کو برطانیہ کا چیلنج

نیویارک ۱۴ نومبر۔ برطانیہ نے روس کو چیلنج کیا ہے۔ کہ اگر وہ امن کا خواہاں ہے۔ اور بین الاقوامی مسائل کو پُر امن طریق پر حل کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ جرمن۔ کوریا اور تخفیف اسلحہ کے بارے میں مغربی طاقتوں کے ساتھ گفت و شنید کرے۔

روس تمام مسائل کا تصفیہ چاہتا ہے لیکن......

ماسکو ۱۴ نومبر۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے آج یہاں اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ روس تمام بین الاقوامی مسائل کے تصفیہ کے حق میں ہے لیکن اس سے قبل اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی شمولیت کو تسلیم کرنا اور نیشنلسٹ چین کی بجائے اسے اس کی نشست دلوانا ضروری ہے۔

سینٹ اور ایوان نائبین کا مشترکہ اجلاس

منیلا ۱۴ نومبر۔ فلپائن میں سینٹ اور ایوان نائبین کا مشترکہ اجلاس ۸ دسمبر کو منعقد ہوگا جس میں نئے صدر رومن میگسائی سائی اور نائب صدر کارلوس پی گارسیا کی انتخاب میں کامیابی کا باضابطہ طریق پر اعلان کیا جائے گا۔ صدارتی انتخابات میں مسٹر میگسائی سائی سابق صدر کورینو کے مقابلے میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۵ رنبوت ۱۳۳۲ھش

چندہ جلسہ سالانہ

اس سے قبل بھی ان کالموں میں ہم اپنے احباب کی خدمت میں "چندہ جلسہ سالانہ" کی جلد تر ادائیگی کے متعلق ایک دفعہ گذارش کر چکے ہیں۔ اور نہایت ادب اور خلوص کے ساتھ انہیں ان کی اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ جوں جوں جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھتی جارہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج ہم پھر اپنی اس گذارش کو دوہرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں تک اس آواز کو ایک بار پھر پہنچا کر اپنے اور ان کے فرض کے بوجھ کو ہلکا دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہم نے پہلے بھی یہی کہا تھا۔ اور اب بھی یہی عرض کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ایام اب بہت نزدیک آگئے ہیں۔ بلکہ ایک لحاظ سے اب یہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کہ وہ آہی گئے ہیں۔ اس لئے کہ جلسہ سالانہ کے تمام ضروری اور ابتدائی انتظامات اپنی پوری تیز رفتاری کے ساتھ اس وقت شروع ہو چکے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ان ایام میں خصوصًا یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معزز مہمانوں کو جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ حتی الوسع ہر طرح کی سہولت اور آرام میسر آسکے اور جن پاک اور نیک مقصد کی خاطر دور دراز کا سفر اختیار کر کے اور اپنی دوسری مصروفیتوں کو پس پشت ڈال کر وہ اس مبارک اجتماع میں شامل ہوئے ہیں۔ اسے پورے انشراح۔ سکون اور دلجمعی کے ساتھ حاصل کر سکیں۔ اور اپنے پیارے امام کی صحبت میں رہ کر اور اپنے مقدس مرکز کی فضاؤں میں دن رات گذار کر وہ اپنے ایمان۔ محبت اور یقین کو ذوق اور شوق کے ساتھ بڑھا سکیں۔

اس غرض کے لئے یقینًا بہت پہلے سے ان کے قیام و طعام وغیرہ کے تمام انتظامات کئے جانے ضروری ہیں۔ اور مرکز ہر سال ایسا کرتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی طرف سے ہر امکانی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ ظاہری لحاظ سے منتظمین کی پوری طاقتوں کے عمل میں آجانے کے باوجود انتظامات کی تکمیل اور صحت کا اصل اور بڑا مدار **اس روپیہ** پر ہے۔ جو چندہ جلسہ سالانہ کے نام سے احباب ادا کرتے ہیں۔ جوں جوں روپیہ ملتا جائے گا۔ یقینًا منتظمین کی سرگرمیاں تیز تر ہوتی جائیں گی۔ ان کی رفتار کار بڑھ جائیگی۔ اور وہ اس قابل ہو سکیں گے۔ کہ وقت پر تمام انتظامات کو تسلی بخش طور پر مکمل کر لیں۔ اور احباب کے لئے خاطر خواہ سہولتیں بہم پہنچا سکیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو۔ تو صرف کارکنوں کی قوت عمل ہی ضائع کرنے والی بات ہے۔ اصل مقصد تو کسی طرح بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

دوسرے جماعتی چندوں کے علاوہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی ادائیگی بھی جماعت کے دوستوں پر ایک خاص فرض کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرکزی فیصلہ کے ماتحت اس چندہ کی شرح یہ ہے۔ کہ ہر احمدی سال بھر میں اپنی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ اس مد میں ضرور ادا کرے۔ اس فیصلہ کے علاوہ جلسہ سالانہ جو بلند مقاصد اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جس قدر روحانی اور دینی فلاح و فوائد اس سے وابستہ ہیں۔ اور جن کا کسی قدر ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات بالخصوص "فتح اسلام" اور "آسمانی فیصلہ" میں ملتا ہے۔ اسی سے اس چندہ کی اہمیت اور فرضیت کا اور زیادہ احساس بڑھ جاتا ہے۔ پس اس لحاظ سے کہ دوسرے چندوں کے علاوہ یہ چندہ ایک خاص فرض کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہر احمدی پر اس کا ادا کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اور وہ بہر حال اسے ادا کرتا ہے۔ اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے۔ کہ کوئی شخص وقت پر ادا کر دیتا ہے۔ اور کوئی اپنی غفلت یا کمزوری یا شامت اعمال کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ ہم ایسے ہی دوستوں سے کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جو لوگ وقت پر یہ چندہ ادا نہیں کرتے بلکہ بعد میں ایسا کرتے ہیں۔ تو ان کے چندوں سے یقینًا کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مومن کبھی یہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ ظاہر ہو یا باطن کسی رنگ میں بھی اس کی قربانی اپنا اصل مقصد یا اس کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی حاصل نہ کر سکے۔ جو لوگ وقت پر ادا کر دیتے ہیں۔ وہ یقینًا دوہرے ثواب کے مستحق ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو فرض کی ادائیگی میں سبقت اور اولیت عطا فرمادی۔ کہ دوسرے یہ کہ انہوں نے منتظمین کے ہاتھوں میں اس رقم کو ایسے وقت میں پہنچا دیا۔ جب اس سے سوچ سمجھ کر بہتر اور زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ تمام دوست جو ابھی تک اس فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے فوری طور پر اپنی ذاتی ضروریات کو اور زیادہ سمیٹ کر بھی اس چندہ کو ادا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اور پھر عہدیداران اور بالخصوص سیکرٹریان مال اس امر کا اہتمام فرمائیں گے۔ کہ ان جماعتوں سے کوئی صدی چندہ وصول کرتے ہیں جلد از جلد بھجوا دیا جائے۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پاک کے جلسوں کی دوسری تقریب مورخہ ۲۰ رنومبر بروز جمعۃ المبارک منائی جارہی ہے مقررین اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کریں مناسب ہوگا اگر تقاریر کا پروگرام اس طریق پر بنایا جائے کہ حضورؐ کی مکّی اور مدنی زندگی اور اس میں ہونے والے اہم واقعات ایک تسلسل کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ تاکہ سال میں کم از کم دو دفعہ اسلامی تاریخ کا یہ حصّہ سامعین کے ذہنوں میں تازہ کیا جا سکے۔ حضورؐ پاک کے اخلاق فاضلہ پر وضاحت سے روشنی ڈالی جائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

احباب اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غریب غرباء ہیں جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات فورًا بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

احباب محتاط رہیں

J. Sigford Omer Hablitgel ایک شخص جرمنی کا رہنے والا آج کل پاکستان آیا ہوا ہے۔ کئی احمدی دوستوں کے پاس جاکر اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ نہ اس نے اسلام کو قبول کیا ہے۔ اور نہ ہی اسلام کی تعلیم سے اسے کچھ واقفیت ہے۔ بعض دوستوں کو دھوکہ دینے کے لئے اس نے ہمارے چند مبلغین کے نام یاد کر رکھے ہیں۔ چونکہ اس طرح بعض انفرادی نقصانات اور مشکلات کے پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اس کے بارے میں خاص احتیاط برتیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

خطبہ نمبر ۳۵

خطبہ جمعہ

اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں ہے

قرآن کریم پڑھو پھر اس پر غور کرو اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ر اکتوبر ۵۳ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ہر ایک کام اپنی تکمیل کے لئے

مختلف مدارج چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹے کام بھی یکدم نہیں ہو جایا کرتے، اور وہ بھی مختلف مدارج میں سے گزرتے ہوئے اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کام بھی تدریجی طور پر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ کا نام رب العالمین ہے۔ یعنی وہ آہستگی کے ساتھ ایک چیز کو درجہ بدرجہ ترقی دیتے ہوئے اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے "رب العٰلمین" کے الفاظ نے دونوں طرف کے حالات کو بیان کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے لئے لفظ "رب" ہے۔ کہ وہ یک دم کسی چیز کو کمال تک نہیں پہنچا دیتا۔ بلکہ پیدا کرنے کے بعد تدریجی طور پر اسے ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ اور مخلوق کے حالات کو "العالمین" کے لفظ نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ قانون کسی ایک چیز کے لئے نہیں بلکہ وہ ہر ایک چیز کے لئے "رب" ہے۔ پس "رب" کے لفظ نے بتا دیا۔ کہ خدا تعالیٰ جو کام بھی دنیا میں کرتا ہے۔ وہ تدریجی طور پر آہستہ آہستہ کرتا ہے۔ اور "العالمین" نے بتا دیا۔ کہ یہ قانون مخلوق کے کسی ایک حصہ یا مخلوق کی ضرورتوں میں سے کسی ایک ضرورت کے لئے نہیں۔ بلکہ

ساری کی ساری مخلوق کے لئے

اور اس مخلوق کی ساری کی ساری ضرورتوں کے لئے ہے۔ اس مضمون سے بیسیوں اور مضمون پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن میں ان سب مضامین کو بیان کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ میں اس وقت صرف خدا تعالیٰ کی صفت "رب" کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ اور بتا رہا ہوں۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے لئے یہ قانون ہے۔ کہ وہ ہر چیز کو پیدا کر کے تدریج آہستے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ تو بندہ تو اس بات پر مجبور بھی ہے۔ کہ وہ کسی کام کو یک دم نہ کرے دیکھو یہی قرآن کریم جو خدا تعالیٰ کو رب العالمین فرماتا ہے۔ دوسری جگہ خدا تعالیٰ کے متعلق فرماتا ہے۔

انما امرہٗ اذا اراد شیئًا ان یقول لہٗ کن فیکون۔ یعنی خدا تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اسے کہتا ہے ہو جا۔ اور وہ ہو جاتی ہے۔ اب "ہو جا" اور "ہو جاتی ہے" کے الفاظ سرعت پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ اور اس کی کامل تخلیق پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ پس جب "کن" کہنے والی ہستی بھی "رب العالمین" کی صورت میں "کن فیکون" کو آہستہ آہستہ اور بتدریج ظاہر کرتی ہے تو جو مخلوق معذور اور مجبور ہے۔ وہ تو معذور اور مجبور ہے ہی۔ اس کی تخلیق تو لازماً آہستہ آہستہ ہو گی۔ اس لئے اس کا ہر فعل ایک تدریج چاہتا ہے۔ یہ تدریج بعض دفعہ زمانہ کے لحاظ سے محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ہوتی ضرور ہے۔ مثلاً

ہم کسی چیز کو چھوتے ہیں

تو ہاتھ لگاتے ہی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ چیز سخت ہے۔ یا نرم ہے۔ صاف ہے یا کھردری ہے۔ ہم کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ تو پکڑتے ہی ہمیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ چیز سخت ہے۔ یا نرم ہے۔ صاف ہے یا کھردری ہے۔ لیکن ہمارا یہ احساس نتیجہ ہے ہمارے اس نقص کا۔ کہ ہم زمانہ کا احساس سیکنڈوں سے کم میں نہیں کر سکتے۔ حالانکہ زمانہ کا احساس سیکنڈ کے ہزارویں، لاکھویں بلکہ کروڑویں حصہ میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے ہم فوٹو لیتے ہیں۔ آج کل فوٹو لینے کا بہت چرچا ہے۔ اب ایک شخص ایک کیمرہ خریدتا ہے۔ تو وہ اسے پندرہ بیس روپے کو مل جاتا ہے۔ دوسرا شخص کیمرا خریدتا ہے۔ تو اسے سو دو سو روپے میں مل جاتا ہے۔ ایک اور شخص کیمرہ خریدتا ہے۔ تو وہ اسے آٹھ نو سو یا ایک ہزار روپیہ میں ملتا ہے۔ یہ قیمتوں کا فرق کیوں ہے۔

قیمتوں میں فرق

کیمرا کی حس کی تیزی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک کیمرا ایسا ہوتا ہے۔ جو ایک سیکنڈ کے سویں حصہ میں فوٹو کھینچتا ہے۔ لیکن چونکہ سیکنڈ کے سویں حصہ میں حرکت ہو جاتی ہے۔ اس لئے تصویر ناقص ہو جاتی ہے۔ ایک اور کیمرا ہوتا ہے۔ جو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں فوٹو کھینچتا ہے۔ اس کا تصویر کھینچنا چونکہ انسانی جسم کی حرکت سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اس لئے تھوڑی سی حرکت کا اثر تصویر پر نہیں پڑتا۔ مثلاً انسان اس وقت سر ہلا دیتا ہے۔ تو کیمرا پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔ تصویر ٹھیک آجاتی ہے۔ کیونکہ سر ہلانے میں ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ سے زیادہ وقت لگتا ہے۔ جس کی نسبت سے کیمرا کی حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ لیکن ایک اور کیمرا ہوتا ہے۔ جو ایک سیکنڈ کے لاکھویں اور دو لاکھویں حصہ میں بھی فوٹو کھینچ لیتا ہے۔ اس کیمرہ کے ذریعہ دوڑتے ہوئے گھوڑے اور اڑتے ہوئے جہاز کا بھی فوٹو لیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہاں زمانہ کا احساس زیادہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اگر وہ کیمرہ جو ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں تصویر کھینچ لیتا ہے۔ اس کی حس تمہارے ہاتھ میں ہوتی۔ تو تمہیں معلوم ہوتا۔ کہ جب تم کسی چیز کو چھوتے ہو۔ اور چھوتے ہی تمہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ چیز صاف ہے یا کھردری۔ نرم ہے یا سخت۔ تو اس چھونے میں اور احساس میں وقت کا فرق پایا جاتا ہے۔ لیکن وہ

فرق نہایت قلیل ہوتا ہے

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تم کسی چیز پر ہاتھ رکھتے ہو۔ تو فوراً ایک تار دماغ کو جاتی ہے۔ اور دماغ ہاتھ کی چیز کا جائزہ لیکر وہ احساس پیدا کرتا ہے۔ جو تم محسوس کرتے ہو۔ تم کو صرف ہاتھ رکھنے اور ایک احساس حاصل کرنے کا پتہ لگتا ہے۔ لیکن حقیقتاً ہاتھ کے چھونے میں اور احساس میں دو تاروں کے چلنے اور ایک حکم کے آنے کا زمانہ شامل ہوتا ہے جسے تم وقت کے احساس کی کمی کی وجہ سے محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح تم آنکھ سے دیکھتے ہو۔ تو آنکھ کھولتے ہی تمہیں ایک چیز نظر آجاتی ہے۔ اور تم سمجھتے ہو۔ کہ آنکھ کھلنے اور اس چیز کو دیکھنے میں کوئی وقفہ نہیں اسکی وجہ بھی یہی ہوتی ہے۔ کہ تم وقفہ کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آنکھ کھولنے سے آنکھ کے پچھلے اعصاب پر اثر پڑتا ہے۔ اور ان اعصاب کے ذریعہ دماغ کو اطلاع جاتی ہے۔ اور دماغ اسی دیکھے ہوئے نقشہ کو محسوس کرتا ہے۔ اور تم سمجھتے ہو کہ آنکھ دیکھ رہی ہے۔ مگر یہ کام اتنی جلدی ہو جاتا ہے۔ کہ تم اس وقفہ کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ تمہارے پاس اس وقفہ کو معلوم کرنے کا کوئی آلہ نہیں۔ تصویر کے کیمرہ میں وقفہ کا احساس ہوتا ہے۔ سائنسدانوں نے غور کر کے ایسا آلہ نکال لیا ہے جس سے وہ تیز سے تیز چیزوں کی تصویریں لے لیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے کیمرے بھی پائے جاتے ہیں جو ایٹم کے بخارات کی تصویریں لے لیتے ہیں۔ حالانکہ ایٹم کے بخارات ایک سیکنڈ میں دس دس پندرہ پندرہ میل چلے جاتے ہیں۔ ان بخارات کی تصویریں لینے کے لئے خاص قسم کے کیمرے ایجاد کئے گئے ہیں۔ ان تصویروں کے ذریعہ ہی سائنسدان ایٹم کی تحقیقات کے سلسلے میں بعض اور باتوں کا پتہ لگاتے ہیں۔ پس چونکہ تمہارے پاس وہ آلہ نہیں ہوتا۔ جس کے ذریعہ تم چھوٹے سے چھوٹے وقفہ کا اندازہ لگا سکو اس لئے تم سمجھتے ہو۔ کہ چھونے اور پکڑنے اور اس کا احساس کرنے میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی تبدریج ہوتا ہے اگر تمہارے پاس وقفہ معلوم کرنے کا آلہ ہوتا۔ تو تمہیں معلوم ہوتا۔ کہ جب تم کسی چیز کو ہاتھ لگاتے ہو۔ تو اس کا فیصلہ پہلے دماغ نے کیا تھا۔ پھر وہ فیصلہ ہاتھ کو گیا۔ اور اس نے اس چیز کا احساس کیا۔ لیکن چونکہ یہ بات جلدی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔ پس

ہر چیز میں ایک تدریج

پائی جاتی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا۔ تیسرے کے بعد چوتھا۔ اور چوتھے کے بعد پانچواں قدم اٹھ رہا ہے۔ یا مثلاً تم کھانا کھاتے ہو۔ تم منہ میں لقمہ ڈالتے ہو۔ لیکن صرف منہ میں لقمہ ڈالنے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اگر محض منہ میں

لقمہ ڈالنے سے ہی تمہیں غذا کا فائدہ حاصل ہو جاتا تو خدا تعالیٰ دانتوں کو پیدا نہ کرتا لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد دانتوں سے اسے چبایا جاتا ہے پھر اگر صرف دانتوں سے چبانے سے ہی ہم غذا سے فائدہ اٹھا لیتے۔ تو خدا تعالیٰ معدہ پیدا نہ کرتا پھر غذا معدہ میں جاتی ہے اور معدہ مدھانی کی طرح کام کرتا ہے جس طرح ہم کسی برتن میں دہی ڈال کر اسے مدھانی سے بلوتے ہیں۔ اسی طرح معدہ غذا کو ہلاتا ہے تم یہ سمجھ لو کہ کھانا دودھ ہے دانت اسے دہی بناتے ہیں اور معدہ اس دہی کو مدھانی کی طرح بلا کرتا ہے پھر وہ

پتلی کی ہوئی غذا

انتڑیوں میں جاتی ہے۔ اور انتڑیاں اسے ہضم کرتی ہیں۔ پھر آگے انتڑیوں کے تین حصے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تم انہیں ایک چیز ہی سمجھ لو۔ تب بھی ایک لقمہ جو منہ میں ڈالا گیا چوتھی جگہ جا کر ہضم کے قابل ہوا۔ اگر وہ لقمہ کسی ایک ہی جگہ رکھ دیا جائے۔ تو انسان مر جائے۔ انسان کا معدہ نکال دیا جائے۔ یا اس کی انتڑیاں نکال دی جائیں۔ تو انسان مر جائے۔ یا اس کی زندگی وبال ہو جائے۔ اگر لقمہ والی غذا معدہ میں ڈالی جائے منہ میں نہ ڈالی جائے۔ تو انسان مر جائے۔ یہی وجہ ہے کہ سوائے دودھ کے کوئی غذا معدہ میں داخل نہیں کی جاتی۔ کیونکہ معدہ غذا چبانے کا کام نہیں کر سکتا۔ پس غذا ہضم ہونے کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے بعض مدارج مقرر کئے ہیں۔ اسی طرح روحانی غذا کے ہضم ہونے کے لئے بھی کچھ مدارج ہیں۔ یہاں بھی منہ اور معدہ اور انتڑیاں ہوتی ہیں۔ جن میں غذا آہستہ آہستہ ہضم ہوتی ہے۔ جو لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ وہ اپنی عمر ضائع کر دیتے ہیں اور وہ صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتے

مسلمان کی زندگی کا دارومدار

قرآن کریم پر ہے۔ قرآن کریم ایک غذا ہے۔ جس پر ہمارا گذارہ ہے۔ آگے غذا کی کئی شکلیں ہیں۔ مثلاً آٹے سے روٹی بناتے ہیں۔ سوکھا آٹا پھانکا نہیں جاتا۔ آٹے کو گوندھا جاتا ہے۔ اور پھر اسی سے پراٹھے پھلکے اور تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح آٹے سے تم پنجیری بنا لیتے ہو۔ گویا تم اس آٹے کو کئی شکلوں میں تبدیل کرتے ہو۔ تب جا کر وہ کھانے کے قابل ہوتا ہے۔ اس طرح قرآن کریم کی غذا کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ حج کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں یہ زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں یہ پکوڑے بن گئی ہے۔ کہیں پراٹھا بن گئی ہے۔ کہیں پنجیری بن گئی ہے۔ کہیں گلگلے بن گئی ہے مگر ہے وہی چیز۔ لیکن ان چیزوں کا بن جانا کافی نہیں۔

جب تک ہم انہیں چبائیں نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں۔ جب وہ غذا معدہ اور انتڑیوں کے دور سے نہ نکلے۔ اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے میں نے "ذہنی جگالی" کی ایک اصطلاح بنائی ہوئی ہے۔ یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے۔ اور پھر اسے چباتا ہے۔ کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا۔ کہ وہ چارہ کو ہضم کرے اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے۔ اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ چونکہ ایک جانور چوبیس گھنٹے تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا۔ اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھاتا جاتا ہے۔ لیکن جب کھرلی پر آتا ہے۔ تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ اور اسے خوب چباتا ہے پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ اسی طرح

روحانی جگالی کی کیفیت

ہوتی ہے۔ جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے۔ یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے۔ اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ دست آنے لگ جائیں گے۔ یا قے آ جائے گی۔ اور روٹی باہر نکل آئے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے۔ وہ اس غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم نے

یہودیوں کی مثال

اس گدھے سے دی ہے۔ جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے۔ اور اس وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے ان مراتب سے گذارا جائے جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں جب تک اسے ان مراتب سے گذارا نہیں جائے گا۔ وہ ہضم نہیں ہوگا۔

پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو

اور سوچنے کے بعد اس کی جو تاثیریں ہوتی ہیں ان پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ وہ کہاں کہاں روشنی ڈالتا ہے۔ تم غور کرو گے تو اس کے مطالب خود بخود نکلتے آئیں گے۔ مثلاً لالٹین کی روشنی۔ جہاں تک روشنی کا سوال ہے دو میل سے بھی نظر آ جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک رستہ دیکھنے کا سوال ہے۔ وہ پچاس ساٹھ گز تک ختم ہو جاتی ہے تم ایک جگہ پر لالٹین رکھ کر آگے چلے جاؤ تو پچاس ساٹھ گز کے بعد تمہیں رستہ نظر نہیں آ سکے گا۔ اب

اس مثال کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے

تم سوچو تو تمہیں پتہ لگے گا۔ کہ روشنی کی مختلف تاثیریں ہوتی ہیں۔ مثلاً غور کرنے پر تمہیں پتہ لگے گا۔ کہ روشنی دائیں گئی ہے۔ بائیں گئی ہے آگے گئی ہے پیچھے گئی ہے۔ اوپر گئی ہے نیچے نہیں گئی۔ کیونکہ نیچے زمین ہے۔ ورنہ وہ نیچے بھی چلی جاتی۔ چنانچہ اگر تم ایک مشعل اٹھا لو۔ تو تم دیکھو گے کہ اس کی روشنی نیچے بھی جائے گی۔ گویا اس کا عمل چھ طرف ہو گا۔ لیکن اگر تم پانی بہاتے ہو۔ تو تم دیکھو گے کہ پانی ہمیشہ نچلی طرف جاتا ہے۔ اگر ایک طرف زمین نیچی ہے تو پانی ایک طرف جائے گا۔ اگر دو طرف نچلی زمین ہے تو پانی دو طرف جائے گا۔ اگر تین طرف نچلی زمین ہے۔ تو پانی تین طرف جائے گا۔ اگر چاروں طرف نچلی زمین ہے۔ تو پانی چاروں طرف جائے گا۔ اور اگر سب طرف اونچی زمین ہے۔ تو پانی وہیں ٹھہرا رہے گا۔ یہی حال روحانی تعلیم کا ہے۔ بعض تعلیمیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو چاروں طرف اثر کرتی ہیں۔ بعض تعلیمیں دو طرف اثر کرتی ہیں۔ بعض تعلیمیں اوپر کی طرف اثر ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ اور بعض نیچے اثر ڈالنے والی ہوتی ہیں۔ مثلاً گیس ہے۔ یا دھوآں ہے۔ گیس اور دھوآں ہمیشہ اوپر کی طرف جاتے ہیں۔ اسی طرح

بعض روحانی تعلیمیں

خدا تعالیٰ پر اثر کریں گی۔ اور بعض تعلیمیں انسانوں پر اثر کریں گی۔ اور بعض صرف اصلاح نفس کے کام آئیں گی۔ گویا وہ ایسی ہوں گی۔ جیسے کٹورے میں پانی ڈال لیا جاتا ہے۔ غرض اگر تم قرآن کریم پر غور کرو گے۔ تو تم اس سے کئی نتائج نکال لو گے۔ محض الفاظ پڑھنے کی مثال تو ایسی ہی ہے۔ جیسے تم معدہ میں کھانا ڈالتے جاؤ اور اسے دانتوں سے چباؤ نہیں۔ اس صورت میں تمہیں خون کے دست آنے لگ جائیں گے تم ہڈیاں ڈالتے جاؤ انہیں چباؤ نہیں تو اس سے تمہیں اپنڈے سائیٹس اور دوسری امراض لگ جائیں گی۔ حالانکہ ہڈی کے اندر گودا اور کھانا ہضم کرنے والا مادہ موجود ہوتا ہے۔ پس تم

قرآن کریم پر سوچنے

اور پھر سوچ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ورنہ تمہاری مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کوئی ایسی چیز استعمال کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ مخالف پڑتا ہے۔ مثلاً وہ روشنی والا کام پانی سے لیتا ہے۔ اور پانی والے کام روشنی سے لیتا ہے۔ دھوئیں سے پانی والے کام لیتا ہے۔ اور پانی سے دھوئیں والے کام لیتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ ہر چیز سے بالا ہے۔ یوں تو وہ ہر جگہ ہے۔ لیکن جہت کے لحاظ سے وہ سب سے بالا ہے۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے اوپر جانے والی یعنی دھوآں اور گیس کی خاصیت رکھنے والی تعلیموں کی ضرورت ہے۔ اور بنی نوع کی اصلاح کے لئے۔ پانی اور روشنی کی خاصیت رکھنے والی تعلیم کام دے گی۔ اور اپنے نفس کی اصلاح کے لئے۔ وہ چیز چاہیئے۔ جو ایک جگہ ہی ٹھہری رہے۔ اگر روحانی تعلیم کو بھی ضرورت کے مطابق استعمال نہ کیا جائے۔ تو وہ بیکار رہتی ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ

خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ لیکن کیا وہ پاگل ہے کہ ہر چیز جو عقل میں آتی ہے۔ یا نہیں آتی کرنے لگ جائے۔ خدا تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ چاہے تو سب کو یکدم مار دے۔ لیکن وہ سب کو کیوں مار دے۔ اس طرح روحانیات میں سب کچھ قواعد کے ماتحت ہوتا ہے۔ اگر قواعد کے ماتحت کام نہ کیا جائے۔ تو نہ خدا تعالیٰ کچھ فائدہ دے سکتا ہے۔ نہ رسول فائدہ دے سکتا ہے اور نہ قرآن کریم فائدہ دے سکتا ہے۔

پس تم اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالو

کہ تم زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکو قرآن کریم پڑھو اور پھر اس پر غور کرو۔ فکر کرو۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ خدا تعالیٰ کی صفات کو ہی لے لو۔ ان کو بھی ضرورت کے مطابق استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یا حی و قیوم خدا فلاں شخص کو مار دے۔ تو یہ دعا درست نہیں ہوگی۔ زندہ اور قائم رکھنے والا خدا کسی کو مارے گا کیوں۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان صفات کو استعمال کیا جائے۔ جن کا دعا کے ساتھ جوڑ ہو۔ مثلاً ہم یہ کہیں۔ کہ اے حی و قیوم خدا تو میری قوم کو زندہ کر۔ اور اے منتقم خدا تو میرے دشمن کو مار دے۔ تو یہ درست ہوگا۔ لیکن یہ کہنا درست نہیں ہوگا۔ کہ اے حی و قیوم خدا تو میرے دشمن کو مار دے۔ اور اے منتقم اور قہار خدا تو میری قوم کو ترقی دے۔ کیونکہ زندہ رکھنے والی اور ترقی دینے والی صفات اور ہیں۔ اور مارنے والی صفات اور ہیں۔ یا مثلاً رزق کا سوال ہے۔

ہم یہ نہیں کہیں گے کہ

اے حی و قیوم خدا

تو ہمیں رزق دے۔ بلکہ یہ کہیں گے کہ اے رازق باسط خدا۔ تو ہمیں رزق دے یا اگر ہم بیمار ہیں۔ تو یہ نہیں کہیں گے۔ کہ اے رازق خدا۔ تو ہمیں شفا دے۔ رازق کی صفت بے شک اچھی ہے۔ لیکن شفا دینے کا اس صفت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر شفا کے لئے دعا کرنی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی صفت شافی کا ذکر کرو۔ اور کہو۔ اے شافی خدا۔ تو مجھے شفا دے غرض صفات کے استعمال میں بھی بڑے غور کی ضرورت ہے۔ اور دعا جو صفات الٰہیہ کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس میں بھی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ورنہ کوئی دعا کام نہیں دیتی۔ پس تم سوچنے کی عادت ڈالو۔ قرآن کریم پڑھو اور پھر اس پر غور کرو۔ اور غور کرنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو

تم ایک زندہ اور فعال قوم

نظر آنے لگ جاؤ گے۔ اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔ لوہے کو دیکھو۔ یورپ اس سے انجن بناتا ہے۔ لیکن تم اس سے محض ہتھوڑے وغیرہ بناتے ہو۔ یا زیادہ سے زیادہ قینچیاں بنا لیتے ہو۔ پرانے زمانے میں عورتیں سیر سیر سونا کانوں میں ڈال لیتی تھیں۔ اور ان کے کان لٹک جاتے تھے۔ ان میں بڑے بڑے سوراخ ہو جاتے تھے۔ اور وہ سمجھتی تھیں کہ ہم بڑی مالدار ہیں۔ لیکن اسی سونے سے یورپ کے ممالک نے بعض اشیاء تیار کیں۔ اور ان کے ذریعہ دوسرے ممالک سے کئی گنا زیادہ مال لے آئے۔ پس کسی چیز کا موجود ہونا کافی نہیں۔ تم اس بات پر فخر نہ کرو۔ کہ تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے اگر تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ تو

سوال یہ ہے

کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اٹھاتے ہو۔ تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں۔ اور اگر اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ تو تم سے بڑھ کر بدقسمت بھی اور کوئی نہیں۔ کیونکہ تمہاری جیبوں میں سونا بھرا ہے۔ مگر تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکے۔

ولادت

سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآباد دکن کو خدا نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ یہ بچہ سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم کا پوتا اور ذوالفقار علی خان صاحب کا نواسہ ہے۔

خاکسار عبد المالک خاں

سالانہ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور تنظیم کے لحاظ سے پندرہ حلقوں میں منقسم ہے۔ ہر حلقہ میں زعیم حلقہ نگران ہے۔ زعیم کے بعد ناظم ہے۔ ناظمین الگ الگ شعبوں کے نگران ہیں۔ مقامی سہولت کے مدنظر یہ ناظم اپنے شعبوں کے علاوہ حلقوں کے رقبہ کے لحاظ سے مختلف حلقوں کے نگران (نگران اعلیٰ) بھی ہیں۔

اس وقت کل اراکین کی تعداد ۳۵۰ ہے۔ اطفال کی تعداد ۸۰ کے قریب ہے۔ اراکین کی یہ تعداد وہی ہے۔ جو باقاعدہ تنظیم میں شامل ہے مگر اس کے علاوہ ابھی بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو اس تنظیم کے ماتحت نہیں آئے۔ ان نوجوانوں کو بھی تنظیم کے ماتحت لانے کی کوشش جاری ہے

شروع سال میں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور منتخب ہوئے تھے۔ اور محمد سعید احمد صاحب نائب قائد نامزد کئے گئے تھے۔ اگست کے آخر میں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے بعض ضروری امور کے سلسلہ میں رخصت حاصل کر لی ہے۔ مرکز نے ان کی رخصت کو منظور فرماتے ہوئے نائب قائد محمد سعید احمد صاحب کو قائد نامزد کیا ہے

زیر قیادت ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب سال کے شروع میں ضروری عہدیداران کی نامزدگی کے بعد ہر ناظم کے شعبہ کا پروگرام تجویز کیا گیا۔ اور انہیں اس کے مطابق کام کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ابھی یہ پروگرام اپنے ابتدائی مراحل بھی طے کرنے نہ پایا تھا کہ شہر کی فضا فسادات کی وجہ سے خراب ہو گئی۔ فسادات کے بعد جب حالات ذرا سکون پر آ گئے۔ تو مرتب شدہ پروگرام کو چھوڑتے ہوئے اس کی بجائے حالات کے مطابق خدمت خلق کے پروگرام پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

چنانچہ فوری طور پر اس پروگرام کے ماتحت کام کرنے کے لئے حلقوں سے ۹۸/۵ روپے کی رقم جمع کی۔ زعماء کو اس کام کی پندرہ روزہ رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ دس حلقوں سے باقاعدہ رپورٹ ملتی رہی۔ اس سکیم کو کامیاب بنانے کے لئے ہر طرح کوشش جاری رہی۔

۲۔ **شعبہ مال**:۔ مجلس کا سال رواں کا سالانہ بجٹ ۱۱۲۸/ روپے کا ہے۔ چندہ مجلس اور ۳۰۸/- روپے چندہ اجتماع کا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ ۴۷۲/۸/۹ روپے چندہ مجلس اور ۱۳۲/۷/۹ روپے چندہ اجتماع وصول کر کے اس میں سے ۱/۳ مقامی اخراجات کے لئے رکھ کر ۲/۳ یعنی ۳۸۴/ روپے چندہ مجلس اور چندہ اجتماع ۱۳۶/۱۳ روپے مرکز کو بھیجے گئے۔ چنانچہ اس وقت صرف چندہ اجتماع کا بقایا مجلس کے ذمہ ہے۔

دیگر مساعی:۔ چونکہ بجٹ کا ۱/۳ حصہ کی رقم مقامی ضروریات اور پروگرام جس کا ذکر [illegible] شعبے میں آئے گا اور دیگر ریزرو فنڈ کی سکیم کے لئے کسی رنگ میں بھی کافی اور متحمل نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا چندہ دیگر وسائل کے ذریعہ ان اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔

چندہ مجلس اور اجتماع ۱۰۰ فی صدی پورا کرنے کے لئے ایک سہ روزہ خاص پروگرام کے ماتحت یکم تا ۱۰ ستمبر تک کے بقایا جات کی فہرستیں مرتب کی گئیں۔ دو دو حلقوں میں کام کرتے رہے۔ اور کافی حد تک وصولی کی گئی۔ تحریک جدید کے بقایا جات کی وصولی پر نگرانی کے لئے ۱۰ ستمبر کے بعد ہر پندرہ روز کی باقاعدہ رپورٹ طلب کی جاتی رہی۔ ناظم صاحب تحریک جدید نے مرکز سے الگ طور پر تمام وعدہ جات کی فہرستیں منگوائیں۔ اور زعماء حلقہ جات کو ایک دفعہ سیکرٹری صاحب مال سے مل کر کل بقایا جات معلوم کرنے کی ہدایت کی۔ اور اس طرح اس کے بعد ہر ماہ جو تحریک جدید کے چندوں کی وصولی سیکرٹری مال کرتے اس کو سامنے رکھ کر بقایا جات کا حساب اپنے پاس محفوظ رکھنے کا انتظام دیا۔ اس انتظام سے کافی سہولت ہو گئی۔ اور زعماء حلقہ جات ۔۔۔ پندرہ روز کے بعد رپورٹ پیش کرنے کے قابل ہو گئے۔

اس کے علاوہ ہفتہ واری مجلس عاملہ کے اجلاس میں ہر قسم کے چندوں کے بقایا جات کی رپورٹ ناظم صاحب مال پیش کرتے رہے تاکہ زعماء ان کو وصول کرنے میں اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

۳۔ **شعبہ تربیت و اصلاح**:۔ شعبہ ہذا کے ماتحت شعار اسلامی قائم کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ اور داڑھی رکھنے کے ضمن میں تین خدام نے داڑھی رکھی۔ سینما نہ دیکھنے کے لئے پندرہ خدام نے وعدہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی وجہ سے سینما نہ دیکھنے اور تحریک جدید کے مطالبات کے اقتباسات چارٹ کی صورت میں خوشخط لکھوا کر جامع مسجد میں جمعہ کے موقع پر اور دیگر اجتماعات پر آویزاں کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز لغویات سے پرہیز کرنے کی تاکید ماہوار اجلاسوں حلقوں میں ہفتہ واری اجلاسوں میں ہوتی رہی۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ ایک حلقہ میں سست اور عدم تعاون کرنے والے خدام کو بیدار کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا رہا۔ کہ جب حلقے اور مقامی مجلس کے عہدیداروں کے سمجھانے اور کوشش کے باوجود کوئی اصلاح نہ ہوتی تو ان کے والد یا کسی دوسرے سرپرست کو اصلاح کے لئے رپورٹ کی جاتی۔ اور اگر پھر بھی کسی قسم کی اصلاح نہ ہوتی۔ تو رپورٹ صدر حلقہ کو کی جاتی۔ تاکہ مجلس عاملہ حلقہ میں غور کیا جائے یہ طریقہ اصلاح دوسرے حلقوں میں بھی رائج کیا جا رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ ایسے مراکز نماز باجماعت ادا کرنے کے قائم کئے گئے۔ جہاں پہلے نماز باجماعت کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور اگر تھا۔ تو کوئی باقاعدگی نہ تھی۔ اس وقت پندرہ حلقوں میں سے چودہ میں نماز باجماعت ادا کرنے کا انتظام ہے سست اور غافل اراکین کو نماز اور دوسرے پروگرام میں شامل کرنے کے لئے سرگرم خدام کے ذمہ ان کو ہمراہ لانے کی ذمہ داری ڈالی گئی۔ ۱۰ مراکز میں تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس جاری کئے۔ مجلس مقامی کے زیر اہتمام ماہوار اجلاسوں میں اراکین کی حاضری میں سبقت رکھنے والے حلقے کے نام انعام کے طور پر رسالہ خالد ایک سال کے لئے جاری کرایا گیا۔ اسی طرح حلقوں کے مجموعی کام اور زعماء میں مقابلے اور سبقت کی روح پیدا کرنے کیلئے گذشتہ پانچ ماہ کی رپورٹوں کے زیر غور انعامی مقابلہ کیا گیا۔ مقابلہ میں سب سے بہتر حلقہ اور سب سے بہتر زعیم کو دس دس روپے کی کتب سلسلہ اور دوم رہنے والوں کے نام ایک ایک سال کے لئے رسالہ خالد کا اجراء بطور انعام دیئے گئے۔ اس مقابلہ میں حلقہ نیلا گنبد بہتر حلقہ ٹھہرا اور دوم حلقہ رتن باغ رہا۔ زعماء کے مقابلہ میں زعیم حلقہ بھاٹی گیٹ ۔۔۔ اور زعیم حلقہ سلطان [illegible]

نتیجہ تعلیمی امتحان مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

کراچی کے خدام کی اطلاع کے لئے خصوصاً و دیگر احباب کے لئے عموماً اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جو تعلیمی امتحان مورخہ ۲۵ اکتوبر کو لیا گیا تھا اس میں کل ۲۴۸ خدام شریک ہوئے۔ جن میں سے ۲۱۲ خدام کامیاب ہوئے۔ علاوہ ازیں ۳ بچیاں بھی جو امتحان میں شریک ہوئیں۔ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ مجموعی طور پر ۸۵ فی صدی۔ اول دوم و سوم آنے والے خدام حسب ذیل ہیں۔

اول:۔ سید محمود احمد صاحب حلقہ صدر — نمبر حاصل کردہ ۷۰/۱۰۰
دوم:۔ مبشر احمد صاحب حلقہ جیکب لائن — " ۶۶/۱۰۰
سوم:۔ سید بشیر احمد صاحب حلقہ صدر — " ۶۵/۱۰۰

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونے والے خدام کو ان کی کامیابی مبارک فرمائے نیز ان کی آئندہ روحانی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجلس کے پروگرام کے ماتحت آئندہ ایسا امتحان ہر سہ ماہی میں ہوتا رہا کرے گا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

مسٹر عبدالرحیم شبلی کا بیان

لاہور ۱۱ رنومبر مسٹر عبدالرحیم شبلی دسمبر ۱۹۵۰ء سے مارچ ۱۹۵۳ء تک "زمیندار" کے چیف ایڈیٹر تھے۔ انہیں حکومت پنجاب نے شہادت کے لئے طلب کیا تھا۔ ان کا بیان قلم بند کرنے کے بعد دو رکنی تحقیقاتی عدالت کے صدر چیف جسٹس مسٹر محمد منیر نے جو آج تنہا تھے عدالت کا اجلاس جمعہ ۱۳ رنومبر تک برخواست کر دیا۔

اپنا اصلی بیان جاری رکھتے ہوئے مسٹر شبلی نے کہا۔ مولانا اختر علی خان اخبار کے پروپرائٹر تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ روزمرہ کے اداریے میں ہی لکھتا تھا۔ لیکن پالیسی سے متعلق اداریئے پروپرائٹر صاحب خود ہی لکھتے۔ یا لکھوا دیتے تھے۔ زمیندار کی پالیسی ہمیشہ سے احمدیوں کے خلاف رہی ہے تحفظ ختم نبوت کی تحریک جولائی ۱۹۵۲ء میں شروع کی گئی تھی۔ اور زمیندار نے اس کی تائید کے لئے اپنی مہم میں شدت پیدا کر دی تھی۔

مسٹر شبلی نے تسلیم کیا کہ مجھ سے اور مولانا اختر علی خاں سے اس سوال پر گفتگو ہوئی تھی۔ کہ احمدیوں کی مخالفت کے متعلق اخبار کی پالیسی کو حکومت پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی تھی یا نہیں مولانا نے کہا تھا۔ کہ صوبائی حکومت کا رویہ اس مہم کے حق میں تھا۔ مسٹر شبلی نے کہا کہ مولانا اختر علی خاں نے ان باتوں کے دوران میں کئی بار وزیر اعلیٰ کے رویہ کا ذکر کیا تھا۔ مولانا کے بیان کے مطابق مسٹر دولتانہ نے کہا تھا۔ کہ انہیں اخبار کی پالیسی پر کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سوال۔ کیا انہوں نے کہا تھا کہ مسٹر دولتانہ احمدیوں کی مخالفت کے متعلق اخبار کی پالیسی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے۔

جواب۔ جی ہاں۔ مولانا اختر علی خاں کے بیان کے مطابق مسٹر دولتانہ نے کہا تھا کہ یہ پالیسی عوام کی خواہشوں کے عین مطابق ہے۔

گواہ نے کہا کہ میں نے خود اس موضوع پر مسٹر دولتانہ سے دو تین بار گفتگو کی تھی جس کے دوران میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ تحریک کا رخ اگر مرکز کی طرف ہو تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ تحریک کی وجہ سے۔ اگر پنجاب میں فسادات ہوئے۔ تو وہ کاروائی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

سوال۔ کیا آپ کی ملاقات کبھی مسٹر نور احمد ڈائرکٹر تعلقات عامہ سے ہوتی تھی۔

جواب۔ کئی بار۔

انہوں نے کہا تھا کہ احمدیوں کے خلاف اخبار کی پالیسی پر حکومت کو کوئی اعتراض نہیں۔ بشرطیکہ پنجاب میں کوئی فتنہ و فساد نہ ہو۔

سوال۔ احمدیوں کے خلاف اخبار جو کچھ لکھتا تھا اس کو میر نور احمد پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے تھے یا نہیں۔

جواب۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ انہوں نے کہا تھا۔ کہ مجھے اخبار کی پالیسی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس کی وجہ سے پنجاب میں فتنہ و فساد نہ ہو۔

سوال۔ کیا میر نور احمد نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف اخبار کی پالیسی کو حکومت پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی تھی

جواب۔ جی نہیں۔ میرے خیال میں پسندیدگی سے دیکھنے کے الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔

سوال۔ کیا آپ نے مئی ۱۹۵۲ء میں فوج والوں کے سامنے کوئی بیان دیا تھا

جواب۔ انہوں نے مجھ سے سوالات کئے تھے۔ اور میں نے ان کے جواب دیئے تھے۔ جوابات کو لکھ دیا گیا تھا۔ اور اس طرح تیار ہونے والے بیان پر میں نے دستخط کر دیئے تھے۔

سوال۔ جیسا کہ دستاویز ڈی ای ۱۵۵ میں لکھا ہوا ہے۔ کیا آپ نے اس فوجی افسر سے جس نے آپ سے سوالات کئے تھے۔ کہا تھا کہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے۔ آپ کو یقین دلایا تھا۔ کہ زمیندار جس طرح تحریک چلا رہا ہے۔ اسے حکومت پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔

جواب۔ جی ہاں۔ ممکن ہے میں نے یہ کہا ہو۔

سوال۔ کیا ابراہیم علی چشتی نے زمیندار میں کبھی مضامین لکھے تھے۔

جواب۔ جی ہاں۔ وہ کبھی تو "مفکر" کے قلمی نام سے لکھتے تھے۔ اور کبھی گمنام رہنا پسند کرتے تھے۔

سوال۔ ان مضامین کا موضوع کیا ہوتا تھا

جواب۔ انہوں نے ایک بار احمدیوں کے خلاف علامہ اقبال کے پمفلٹ کا ترجمہ کیا تھا۔ "جب قادیانیوں کا انحصار جواہر لال کی حمایت پر تھا؟" کے عنوان سے لکھے جانے والے تمام کے تمام مضامین ابراہیم علی چشتی کے تھے مضامین کا یہ سلسلہ علامہ اقبال کے مذکورہ بالا پمفلٹ کا ترجمہ تھا۔ متعدد مضامین جن میں لکھنے والوں کے نام فرضی ہوتے تھے زمیندار کے پاس ڈائرکٹر تعلقات عامہ محکمہ اسلامیات کسان کمیٹی اور صوبائی مسلم لیگ کے دفتر سے آتے تھے۔ مالکوں کی ہدایت یہ تھی کہ ان میں سے ہر جگہ سے موصول ہونے والا ہر مضمون شائع کر دیا جائے۔ اور اس کے اصل مصنف کے متعلق تحقیقات نہ کی جائے ابراہیم علی چشتی "مفکر" کے نام سے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں بھی مضامین لکھا کرتے تھے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ کوئی اور بھی "مفکر" کا قلمی نام استعمال کرتا تھا یا نہیں۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ "مفکر" کے نام سے شائع ہونے والے مضامین واقعی ابراہیم علی چشتی ہی نے لکھے تھے یا نہیں۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہے۔ کہ "مفکر"۔ "مبصر"۔ اور "محقق"۔ کے نام سے لکھے جانے والے تمام مضامین۔ محکمہ اسلامیات یا ڈائرکٹر تعلقات عامہ یا صوبائی مسلم لیگ یا کسان کمیٹی سے موصول ہوتے تھے۔

سوال۔ کسان کمیٹی کیا تھی۔

جواب۔ یہ مسلم لیگ کی ایک شاخ تھی۔ جسے علاء اللہ جہانیاں چلاتے تھے۔ کسان کمیٹی کا آغاز خود مسٹر دولتانہ نے کیا تھا۔

سوال۔ "ان تباہ کن پریشانیوں کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے"۔ کے زیر عنوان زمیندار میں شائع ہونے والے مضامین کا کیا رجحان تھا۔ کیا ان کا رجحان مرکز کے خلاف تھا یا صوبے کے خلاف۔

جواب۔ یہ مضامین اس پالیسی کے تحت لکھے گئے تھے جسے میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ مرکز اور صوبوں کے درمیان نزاع کی صورت میں اخبار کو صوبوں کی حمایت کرنی چاہیئے۔

ان مضامین سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ غذا تجارت اور امور خارجہ کے سلسلہ میں مرکز کی پالیسی اطمینان بخش نہیں تھی۔ اس عنوان سے شائع ہونے والے تمام مضامین مولانا اختر علی خاں کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔

سوال۔ ۳۰ رنومبر ۱۹۵۲ء کے زمیندار کے مضمون۔ "دستاویز ڈی ای ۱۵۶" میں۔ "نیا خون" سے کون مراد ہے۔

جواب۔ زمیندار یہ اصطلاح مسٹر دولتانہ اور ان کے ان رفقا کے لئے استعمال کرتا تھا۔ جو ان کے نظریات سے اتفاق کرتے تھے۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل چوہدری اسداللہ خاں کی جرح پر گواہ نے کہا۔ کہ مجلس عمل کے جلسے زمیندار کے دفتر میں ہوا کرتے تھے۔

سوال۔ کیا ان جلسوں میں مولانا داؤد غزنوی اور مولانا مرتضیٰ میکش بھی شرکت کرتے تھے۔

جواب۔ جی ہاں۔ وہ آیا کرتے تھے۔ لیکن ایک تاریخ کے بعد انہوں نے آنا چھوڑ دیا۔ ان کی آمد غالباً عید قربان کے بعد کم ہو گئی تھی۔

مینیجر اور مولانا اختر علی خان نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ مجلس عمل کے جلسوں میں ان کی حاضری میں کمی کی وجہ روپے کے کسی جھگڑے کی وجہ سے تھی۔

گواہ نے عدالت کو بتایا کہ میں نے سنا تھا۔ کہ مولانا داؤد غزنوی اور مولانا مرتضیٰ احمد خاں میکش کو مولانا اختر علی خاں پر شک تھا۔ کہ وہ مجلس عمل کے روپے کو بے جا تصرف کر رہے تھے۔

جرح کے دوران میں گواہ نے کہا۔ کہ یہ صحیح ہے کہ زمیندار میں احمدیوں کے خلاف مہم میں مولانا ظفر علی خاں کے اس بیان کے بعد شدت پیدا ہو گئی تھی۔ جو انہوں نے جولائی ۱۹۵۲ء میں مری میں دیا تھا۔

جولائی میں مولانا ظفر علی خاں کی صحت کے متعلق عدالت کے ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے گواہ نے کہا۔ کہ وہ سخت بیمار تھے۔ اور وہ اچھی طرح دیکھنے سننے یا بولنے کے قابل نہیں تھے

سوال۔ کیا مولانا ظفر علی خاں کا مذکورہ بیان۔ خود انہوں نے تیار کیا تھا۔

جواب۔ مولانا ظفر علی خاں کے چھوٹے بھائی چوہدری غلام حیدر خاں نے ہمیں ہدایت کی تھی۔ کہ ہم مولانا ظفر علی خاں کے اس بیان کو جاری کریں۔

مولانا ظفر علی خاں کا وہ بیان بعض سب ایڈیٹروں نے تیار کیا تھا۔

مولانا ظفر علی خاں کے نام سے شائع ہونے والے بعد کے مضامین بھی عملے کے اراکین۔ مولانا اختر علی خان یا چوہدری غلام حیدر خاں کی ہدایت پر تیار کرتے تھے۔

جرح دوبارہ شروع ہونے پر گواہ نے کہا۔ کہ تحریک کے متعلق قراردادوں کا مسودہ محکمہ تعلقات عامہ یا محکمہ اسلامیات کے دفتر میں تیار ہوتا تھا۔

ایک قرارداد کا تعلق مطالبات کو مرکز کے سپرد کرنے سے تھا۔ اور اس میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ ہم اسے مرکز کی بالغ نظری پر چھوڑتے ہیں۔

یہ قرارداد بعد میں صوبائی مسلم لیگ کی کونسل میں پیش اور منظور کی گئی تھی۔ دوسری

سوال:۔ ۲۰ر نومبر ۱۹۵۲ء کے زمیندار میں شائع ہونے والا اشتہار (دستاویزات ڈی۔ ای بی ۱۷۵) اشاعت کے لئے کس نے دیا تھا۔

جواب:۔ اسے مولانا اختر علی خان نے راست کو کام کرنے والے عملے کو دیا تھا۔ دوسرے دن سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں حکومت پر نکتہ چینی کی گئی تھی کہ وہ محکمہ اسلامیات کے ذریعہ اس نزاع میں الجھ رہی ہے۔ دونوں نے اس پر کچھ تبصرہ کیا تھا۔ اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت سے میں نے دریافت کیا کہ یہ اشتہار کیسے شائع ہوا۔ اس پر ایڈیٹر نے مجھے ایک دستی اشتہار دکھایا جس کا عنوان "دعوت تحریکاری" تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس دستی اشتہار کے بعض الفاظ کی جگہ دوسرے الفاظ لکھ کر اور اس کی اصلاحات کو اپنا کر اس اشتہار کا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔

دستی اشتہار کی آخری سطریں یعنی "تفصیلی اطلاعات آل پارٹیز مسلم کنونشن یا شعبہ اسلامیات پنجاب گورنمنٹ سے حاصل کیجئے" چھپی ہوئی تھیں صرف آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے الفاظ چھپے ہوئے نہیں بلکہ ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے۔

سوال:۔ اس اشتہار کی اشاعت کا معاوضہ کس نے ادا کیا؟

جواب:۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس اشتہار کا کوئی معاوضہ نہیں لیا گیا۔

گواہ نے دوبارہ کہا کہ اشتہار "تحریکاری" یا یوم صحت یا کسی دوسرے معاملے سے متعلق تھا۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ کے دفتر سے موصول ہونے والے تمام اشتہار اجرت پر شائع کئے جاتے تھے۔ لیکن مذکورہ اشتہار کا بظاہر کوئی معاوضہ نہیں لیا گیا۔ کیونکہ اس اشتہار کا تعلق مجلس عمل کے ساتھ تھا۔ اور مولانا اختر علی خان نے اسے اشاعت کے لئے دیا تھا۔ احرار اور میاں ممتاز محمد خان کے درمیان ایک "شریفانہ" معاہدہ کرنے کے سوال پر میری موجودگی میں بحث کی گئی تھی۔ احرار کی طرف سے صاحبزادہ فیض الحسن اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دوسری طرف سے مولانا اختر علی خان نے باتیں کی تھیں۔ سمجھوتہ یہ ہوا تھا کہ احرار احمدیوں کے خلاف تحریک جاری رکھیں گے۔ اور مسٹر دولتانہ جیسے میں ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کریں گے اس کے بدلے میں احرار کو انتخابات اور دوسرے معاملات میں مسٹر دولتانہ کی حمایت کرنی تھی۔ معاہدہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء میں مسٹر دولتانہ کی مری سے واپسی کے بعد ہوا تھا۔

گواہ نے کہا کہ دراصل یہ سمجھوتہ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت سے قبل کیا گیا تھا۔

سوال:۔ کیا ان دنوں کوئی انتخاب ہونے والے تھے۔

جواب:۔ جی نہیں لیکن خیال یہ کیا جاتا تھا کہ ممکن ہے صوبے میں فسادات ہوں۔ اور دفعہ ۹۲ الف کے تحت اسمبلی توڑ دی جائے۔ اور نئے سرے سے انتخابات کی ضرورت پیش آئے۔ مولانا اختر علی خان نے میری موجودگی میں مسٹر دولتانہ کو ٹیلیفون کیا تھا کہ سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور وہ (مولانا اختر علی خان) ان سے آئندہ روز ملاقات کریں گے۔

دوسرے روز مولانا اختر علی خان نے مسٹر دولتانہ سے ملاقات کی۔ اور واپسی پر انہوں نے کہا کہ اس انتظام کی اطلاع مسٹر دولتانہ کو دے دی گئی ہے اور انہوں نے اسے منظور کر لیا ہے۔

گواہ کے اس بیان کے بعد مسٹر اسد احمد خان نے عدالت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ میر نور احمد اور اس کے صاحبزادے جو عدالت میں گواہ کے بالمقابل بیٹھے ہوئے تھے مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کے ساتھ اٹھ کر عدالت سے چلے گئے ہیں۔ ایک لمحے کے بعد مسٹر اسد احمد خان نے عدالت کو بتایا کہ مسٹر یعقوب علی خان میر نور احمد اور ان کے صاحبزادے عدالت میں ایک ساتھ واپس آ گئے ہیں۔

دولتانہ کے وکیل کی جرح

مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی جرح پر گواہ نے کہا کہ میں اگست ۱۹۴۹ء میں لٹریری ایڈیٹر کی حیثیت سے "زمیندار" میں ملازم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ۱۹۳۷ء میں صحافت کا پیشہ اختیار کیا تھا۔

سوال:۔ کیا "زمیندار" میں ملازمت سے پہلے بھی آپ اسے پڑھتے تھے؟

جواب:۔ جی ہاں میں اسے کبھی کبھی پڑھتا تھا۔

سوال:۔ کیا یہ درست ہے کہ احمدیوں کے خلاف "زمیندار" اپنی پالیسی پر عرصے سے عمل کر رہا ہے۔

جواب:۔ جی ہاں "زمیندار" ۱۹۰۹ء سے احمدیوں کے خلاف لکھ رہا ہے۔ لیکن تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو اس نے صرف ۱۹۵۲ء سے اٹھایا تھا۔

سوال:۔ کیا آپ نے احمدیوں کے خلاف کوئی مضمون لکھا تھا؟

جواب:۔ جی ہاں احمدیوں کے خلاف میں نے کئی مضمون لکھے تھے۔

سوال:۔ کیا آپ احمدی ہیں؟

جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کے والد احمدی ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں۔ وہ قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

سوال:۔ ان کا قلمی نام کیا ہے؟

جواب:۔ اکمل۔

سوال:۔ کیا یہ اشعار آپ کے والد نے لکھے تھے:۔

محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

جواب:۔ وہ ان سے منسوب کئے جاتے ہیں لیکن یہ اشعار ان کے کسی دیوان میں نہیں ملے یہ بہت پرانے اشعار ہیں جنہیں لکھے ہوئے بیس سال سے بھی زیادہ مدت گذر چکی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے "الفضل" میں ایک مضمون لکھ کر انہیں واپس لے لیا تھا۔

سوال:۔ کیا یہ اشعار آپ کے والد کے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں۔ یا ان کی حیثیت صرف شاعرانہ تخیل کی ہے؟

جواب:۔ مجھے نہیں معلوم۔

سوال:۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ان دونوں اشعار میں جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ احمدیوں کی دونوں پارٹیوں یعنی لاہوری جماعت اور قادیانی جماعت میں وجہ نزاع بن گیا ہے۔

جواب:۔ ہاں میں نے اخباروں میں پڑھا ہے کہ احمدیوں کی دونوں پارٹیوں میں ان اشعار کا مضمون وجہ نزاع بن گیا ہے

سوال:۔ "الفضل" مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۴۷ء میں شائع شدہ مضمون (دستاویز ڈی ۱۵۸) آپ کے والد کا ہے؟ جواب:۔ میں نہیں جانتا۔

سوال:۔ اگر دستاویز ڈی ۱۵۸ آپ کے والد کے خیالات کی ترجمانی کرے۔ تو کیا پھر بھی آپ اسی خیال پر قائم رہیں گے۔ کہ آپ کے والد نے ان دو شعروں کو واپس لے لیا تھا۔

جواب:۔ میں نہ کہہ سکتا۔

سوال:۔ آپ کے والد کی عمر کیا ہے؟

جواب:۔ تقریباً ۷۰ سال۔

سوال:۔ کیا آپ اپنے والد کے ہمراہ رہتے ہیں؟

جواب:۔ ہم ایک ہی عمارت میں لیکن مختلف گھروں میں رہتے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ نے کبھی مسٹر دولتانہ سے ملاقات کی ہے؟

جواب:۔ ہاں۔ دو یا تین دفعہ۔

سوال:۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ آپ نے مسٹر دولتانہ سے دو دفعہ ملاقات کی ہے جس میں انہوں نے آپ سے بعض امور کا ذکر کیا تھا۔ کیا آپ ان ملاقاتوں کی تاریخیں بتا سکتے ہیں۔

جواب:۔ میں صحیح تاریخیں نہیں بتا سکتا۔ لیکن یہ دونوں ملاقاتیں ۱۹۵۲ء کی آخری سہ ماہی میں ہوئی تھیں۔

سوال:۔ کیا فسادات کے شروع ہو جانے پر آپ کو اس امر کا احساس ہوا تھا کہ جو کچھ مسٹر دولتانہ نے آپ کو بتایا تھا صورت حالات پر اس کا برا اثر پڑا ہے؟

جواب:۔ ہاں۔

سوال:۔ فوجی افسر نے آپ سے کتنی مدت تک سوالات پوچھے تھے؟

جواب:۔ ایک گھنٹے تک۔

سوال:۔ آپ سے کہاں سوالات پوچھے گئے تھے؟

جواب:۔ [illegible] خانہ میں۔

سوال:۔ کس نے آپ سے سوالات پوچھے تھے؟

جواب:۔ میجر جنرل نذیر نے۔ انہوں نے مجھ سے مختلف سوالات کئے تھے اور میں نے ان کا جواب دیا تھا۔ ان کے سوالات حسب ذیل امور سے تعلق رکھتے تھے:۔ ۲۰ر نومبر کے "زمیندار" میں چھپنے والا اشتہار "زمیندار" میں شائع شدہ بعض مضامین۔ "زمیندار" کی عام پالیسی اور تحریک کے متعلق مسٹر دولتانہ کا طرز عمل۔

سوال:۔ مسٹر دولتانہ اور آپ کے درمیان جو باتیں ہوئی تھیں۔ اور جن کا ذکر آپ نے اس عدالت میں کیا ہے۔ کیا آپ نے فوجی افسر کو بھی ان کی اطلاع دی تھی؟

جواب:۔ اگر مجھ سے پوچھا جاتا۔ تو میں اس کا جواب دیتا۔ (باقی نامکمل)

سہروردی اور افتخار الدین ڈھاکہ میں

ڈھاکہ ۱۳ر نومبر۔ آج مسٹر سہروردی اور میاں افتخار الدین ڈھاکہ پہنچے۔ جہاں ان کو جلوس کی صورت میں لیجایا گیا۔

افغانستان کے باشندے دنیا بھر میں سب سے زیادہ مظلوم اور بدنصیب ہیں

نیویارک ۱۲ ر نومبر۔ آج "نیویارک ٹائمز" نے "ایک افغان نے اپنے عہدے سے مستعفی ہوکر زمانہ روائے افغانستان پر نکتہ چینی کی" واشنگٹن پریس اتاشی کہتا ہے۔ کہ ایشیا کی یہ حکومت ایک خاندان کی آمریت کی حیثیت رکھتی ہے" کے عنوان سے لکھا ہے۔ "محمد طارق جو واشنگٹن میں افغانی سفارت خانہ کے پریس اتاشی کے عہدے سے اس آمرانہ حکومت کے خلاف احتجاج کے طور پر مستعفی ہو گئے۔ جس کے وہ ملازم تھے۔ طارق اس سے قبل کابل میں ڈائرکٹر مطبوعات کے عہدے پر فائز تھے۔

یہ آج جہاز "کوئین الزبتھ" کے ذریعہ انگلینڈ جا رہے ہیں۔ وہاں ان کا ارادہ یہیں رہنے کا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے وطن واپس گئے تو انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

طارق نے کہا۔ کہ افغانستان کے بادشاہ محمد ظاہر شاہ کی حکومت ظالمانہ ہے۔ اور وہ قوم پر اس کابینہ کے ذریعہ حکومت کر رہے ہیں۔ جس میں ان کے پانچ برادران نسبتی شامل ہیں اور وزیر اعظم، وزیر دفاع اور وزیر عدل پر انہیں میں سے فائز ہیں۔ اخباروں، اسکولوں، عدالتوں اور سول سروسوں میں بھی مکمل آمریت کا دور دورہ ہے افغانستان کے باشندے دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم اور بدنصیب ہیں۔"

طارق نے بتایا کہ انہیں افغانستان کی حکومت کے خلاف ایک چار صفحہ کا اخبار "نگار" کے نام سے نکالا تھا۔ لیکن اسے حکومت نے بند کر دیا۔ اور ان کی زبان بند کرنے کی غرض سے انہیں واشنگٹن میں پریس اتاشی بنا دیا۔ لیکن وہ آئندہ خاموش نہیں رہنا چاہتے۔

انہوں نے کہا "ممکن ہے حکومت افغانستان کابل میں میرا مکان اور جائداد ضبط کر لے اور میرے بھائیوں کو بھی اور بیوی کو بھی ستائے۔ لیکن میں اس سلسلہ میں امریکہ اور انگلستان کو توجہ دلا سکتا ہوں۔ ممکن ہے میری قربانیاں کارگر ہوں۔ اور وہ افغانستان کی امداد کریں۔"

"نیویارک ٹائمز" کے ایک اور خصوصی مراسلہ میں کہا گیا ہے۔

"افغانی سفارت خانہ کہتا ہے۔ کہ طارق کی پریس اتاشی کی ملازمت ختم کر دی گئی ہے۔ اور توقع یہ تھی کہ وہ کابل روانہ ہونگے۔ اور وہاں کوئی نیا عہدہ قبول کر لیں گے۔"

روم میں غذائی و زراعتی کانفرنس

خان عبدالقیوم خان پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے

کراچی ۱۳ ر نومبر۔ خان عبدالقیوم خان وزیر غذا، وزراعت و صنعت روم میں منعقد ہونے والی غذائی و زراعتی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے شریک ہونے کے لئے ۲۲ ر نومبر کو روم روانہ ہوں گے۔ وفد کے دیگر ارکان اس سے قبل روانہ ہوں گے۔

صدر آئزن ہاور کی جانب سے مسٹر غلام محمد کے اعزاز میں دعوت

واشنگٹن ۱۲ ر نومبر۔ ہز ایکسیلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کے اعزاز میں آج صدر آئزن ہاور نے وائٹ ہاؤس میں لنچ دیا۔ جس میں صدر کی کابینہ کے متعدد ارکان، پاکستان کے امور خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور پاکستان کے سفیر متعینہ ریاستہائے متحدہ امریکہ مسٹر امجد علی بھی شریک ہوئے۔

وزیراعظم پنجاب و سرحد کے پرفضا مقامات پر جائیں گے!

کراچی ۱۳ ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم محمد علی ۱۶ ر نومبر کو پنجاب اور سرحد کے دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ وہ تبدیلی آب و ہوا کے لئے پنجاب و سرحد کے پرفضا مقامات کا دس دن تک دورہ کریں گے۔ سب سے پہلے وہ بلوچی ہیڈ ورکس جائیں گے۔ بیگم محمد علی بھی ان کے ہمراہ جائیں گی۔

اگر امریکہ نے پاکستان کو مسلح کیا تو بھارت یہ خیال کریگا کہ امریکہ نے بھارت پر حملہ کر دیا

بمبئی ۱۳ ر نومبر۔ ساجا بلر نٹز نے اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ اگر امریکہ نے پاکستان کو مسلح کر دیا۔ تو پاکستان اتنا طاقتور ہو جائے گا۔ کہ بھارت پاکستان کے رحم و کرم پر ہوگا۔ اس صورت حال کو بھارت کبھی برداشت نہیں کریگا۔ امریکہ پاکستان کو مسلح کرنے کی کوشش کو اپنے خلاف اقدام خیال کرے گا۔ اس صورت میں بھارت امریکہ کو حملہ آور خیال کریگا۔ اور حملہ آور سے جو سلوک ہوتا ہے۔ وہی سلوک امریکہ سے کرے گا۔ اس لئے کہ بھارت یہ سمجھے گا کہ امریکہ نے بھارت پر حملہ کر دیا ہے۔

فیڈرل کورٹ میں راولپنڈی سازش کے قیدیوں کی درخواست کی سماعت کا آغاز

لاہور ۱۳ ر نومبر۔ آج فیڈرل کورٹ میں راولپنڈی کے مقدمہ سازش کے اسیران میجر جنرل اکبر خان اور پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر مسٹر فیض احمد فیض کی اپیل کی سماعت شروع ہو گئی۔ ان کی طرف سے مشہور برطانوی وکیل مسٹر ڈی۔ این۔ پرٹ پیروی کر رہے تھے۔ مسٹر پرٹ نے کہا کہ راولپنڈی کی سازش کے ٹربیونل ایکٹ کی دفعہ دس پاک دستور کے خلاف ہے۔ اس کے ماتحت اپیل کا حق چھین لیا گیا ہے۔ مسٹر پرٹ کی عدالت میں پہنچنے سے پہلے ہی کمرہ عدالت کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ مسٹر پرٹ نے کہا۔ کہ اگر ٹربیونل ایکٹ مخصوص دائرہ اختیار کو محدود کرتا ہے۔ تو وہ ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے خلاف ہے۔ لیکن واقعہ یہی ہے۔ یہ ایکٹ حق اپیل کو نہیں چھینتا۔ سرکار کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے پیروی کی۔ عدالت نے ابتداء میں ہی مسٹر پرٹ سے پوچھا۔ کہ انہیں مسٹر کارنیلیس کا عدالت کا رکن ہونے پر اس لئے اعتراض تو نہیں۔ کہ اس ایکٹ کے بننے کے وقت وہ وزارت قانون کے سیکرٹری تھے۔ مسٹر پرٹ نے کہا۔ کہ میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ قیدیوں کو اپیل کرنے کا حق دے اس لئے کہ اس کا حق دینا عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے۔ اگر حکومت پاکستان مقدمہ کی کاروائی چھپانا چاہتی ہے۔ تو عدالت اپیل کی سماعت ایک بند کمرے میں کر سکتی ہے۔ اور جو وکیل واقعات سے مطلع ہیں۔ وہی مقدمہ کی پیروی کریں گے۔ مقدمہ کی سماعت ابھی جاری ہے۔

مصر نے برطانیہ سے جنگ کرنے کی تاریخ مقرر کر دی

اسمٰعیلیہ ۱۳ ر نومبر۔ مصری فوجوں کے ٹینک ڈویژن کے افسر اعلیٰ کرنل حسین الشافعی نے یہاں ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ نہر سویز کے علاقہ سے برطانیہ کو نکالنے کے لئے جنگ شروع کرنے کی تاریخ کا پہلے ہی تعین ہو چکا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ جنگ بالکل ناگزیر ہو چکی ہے۔ اور جنگ کی تاریخ آپ کی توقع سے کہیں پہلے ہوگی۔ اب برطانیہ کو نکالے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسا کرنا بہر حال ضروری ہے۔

کمانڈر انچیف دورے سے کراچی واپس آ گئے

کراچی ۱۳ ر نومبر۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل ایوب خان آج ٹوکیو سے کراچی پہنچے آپ دنیا کے دورے پر گئے تھے۔

دو اور ممبران اسمبلی کی لیگ میں شمولیت

لاہور ۱۳ ر نومبر۔ پنجاب اسمبلی کے دو ممبران عبدالحق اور مہر رحمت اللہ نے مسلم لیگ میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہم مسلم لیگ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور اپنے پرانے ساتھیوں کو پورے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

دستور ساز کے بنگالی ممبران واپس جا رہے ہیں

کراچی ۱۳ ر نومبر۔ دستور ساز اسمبلی کے بیشتر بنگالی ممبران اتوار تک مشرقی پاکستان واپس لوٹ جائیں گے۔ ان ممبروں نے دستور سازی کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ آج دو بنگالی ممبر واپس مشرقی بنگال چلے گئے۔ ہفتہ اور اتوار کو کئی ایک بنگالی ممبر واپس جانے والے ہیں۔ اتوار تک بیشتر ممبران واپس جا چکے ہوں گے۔

میرا گناہ یہ ہے کہ میں نے غیر ملکیوں سے سازش کیوں نہیں کی

تہران ۱۳ ر نومبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر (مصدق) مصدق نے اپنے آپ کو فرانس کے مارشل پتیاں کے مماثل بتایا۔ انہوں نے کہا۔ کہ مارشل پتیاں پر غیر ملکیوں سے ساز باز کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا مجھ پر اس الزام میں چلایا جا رہا ہے۔ کہ میں نے غیر ملکیوں سے سازش کیوں نہیں کی۔ مارشل پتیاں کی طرح مجھے بھی سزا سنائی جائے گی۔ مصدق کے ساتھی سابق چیف آف جنرل اسٹاف بریگیڈیئر ریاحی نے مطالبہ کیا۔ کہ عدالت اس مقدمے میں خود اپنے غیر آئینی ہونے کا اعلان کرے۔ ریاحی نے ایک طویل بیان داخل کیا۔ جس میں درج تھا۔ کہ میرے خلاف فوجی نوعیت کے نہیں۔ بلکہ سیاسی نوعیت کے الزام ہیں۔ اس لئے یہ عدالت مقدمہ چلانے کی مجاز نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ عدالت میں چار جج تو میرے ماتحت ہیں۔ ایرانی قانون کی رُو سے کم منصب والے افسر بڑے منصب والے کے خلاف مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتے اس کے بعد عدالت کا اجلاس ہفتے کے روز کے لئے ملتوی ہو گیا۔ تہران میں فوج اور ٹینک نے فساد کو کچل دیا۔ فوجی گورنر نے اعلان کیا ہے کہ کل ہنگامے میں کوئی ہلاک نہیں ہوا۔ البتہ تین آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ ساڑھے ۴۰۰ گرفتار ہوئے جنہوں نے ڈاکٹر مصدق کی حمایت میں پمفلٹ تقسیم نہیں کئے۔ پھر بھی مسلح پولیس فوج اور ٹینکوں کا گشت جاری ہے۔

کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے سلسلہ میں

پاک دستور ساز کے آئندہ اجلاس میں بل پیش ہوگا

کراچی ۱۳ ر نومبر۔ کراچی مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایس ایم توفیق نے آج شب بتایا کہ وزیر اعظم محمد علی نے انہیں یقین دلایا ہے۔ کہ کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے سلسلہ میں بل پاکستان دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یقیناً پیش کر دیا جائے گا۔ اور اس میں سرکاری و غیر سرکاری نمائندے شامل ہونگے